اسماء کی تعلیم (البقرۃ: 31-33)

وَعَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ عَرَضَهُمْ	عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
اور اُس نے سکھائے	آدمؑ کو	نام	سب کے سب	پھر پیش کیا اُن کو	فرشتوں پر،

فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِيْ	بِاَسْمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ (31)
پھر فرمایا:	بتاؤ مجھے	نام	ان سب کے	اگر تم ہو	سچے۔

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا عِلْمَ	لَنَآ	اِلَّا	مَا عَلَّمْتَنَا ۭ	اِنَّكَ اَنْتَ
انہوں نے کہا	پاک ہے تو،	نہیں کوئی علم	ہمیں	مگر	جتنا تو نے سکھایا ہے ہمیں	بیشک تو ہی

الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ (32)	قَالَ	يٰٓاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ	فَلَمَّآ
جاننے والا	حکمت والا ہے۔	فرمایا:	اے آدم!	بتادے ان کو	نام ان کے	پس جب

اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ	اِنِّىْٓ اَعْلَمُ
اُس نے بتائے ان کو	اُن کے نام	(تو) فرمایا:	کیا میں نے نہیں کہا تھا تم سے	(کہ) بیشک میں جانتا ہوں

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ	وَاَعْلَمُ	مَا تُبْدُوْنَ	وَمَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (33)
چھپی ہوئی چیزیں آسمانوں اور زمین کی	اور میں جانتا ہوں	جو تم ظاہر کرتے ہو	اور جو	تم چھپاتے تھے۔

مختصر شرح

- وَعَلَّمَ اٰدَمَ...: یہاں ناموں سے تمام چیزوں کے نام مراد ہو سکتے ہیں چاہے وہ چھوٹی چیزیں ہوں یا بڑی، جیسے چاند، سورج، ستارے، درخت، پھل یا مختلف چیزیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے والد حضرت آدمؑ کو خصوصی حیثیت بخشی اور پھر انہیں علم سے نوازا۔ درحقیقت اس میں ہم انسانوں کے لیے ایک بڑا اعزاز ہے کیونکہ آدم علیہ السلام ہمارے باپ ہیں۔ لہٰذا اللہ کا شکر کرتے ہوئے ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔
- قَالُوْا سُبْحٰنَكَ...: اگر ہمیں کوئی چیز کا علم نہ ہو تو فرشتوں کی مثال اپنے سامنے رکھیں اور ''سُبْحَانَ اللهِ'' کہیں۔ ہمارا علم بہت محدود ہے اور ہم اس دنیا میں ہر چیز کے پیچھے پوشیدہ حکمت کو نہیں جانتے ہیں، جیسے زلزلے، موت، بیماری وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہر چیز کو جانتا ہے بلکہ زمین و آسمان کے ہر راز اور حکمت کو بھی جانتا ہے۔
- يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ...: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے آدمؑ کا تعارف ان کے بہترین وصف یعنی علم کے ذریعہ کرایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے پاس سیکھنے کی صلاحیت ہے، تو ''رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا'' کے ذریعہ دعا مانگیے اور اپنی صلاحیت کے لحاظ سے خوب علم حاصل کیجیے۔

- **قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ...**: اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ واضح فرمادیا کہ حضرت آدمؑ فرشتوں سے زیادہ جانتے ہیں بلکہ انہیں حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم بھی دیا۔
- اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عزت بخشی ہے اس کے لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ہمیں سیکھنے کی جو صلاحیت دی گئی ہے اسے قرآن وحدیث اور دوسری مفید چیزوں کے سیکھنے میں استعمال کرنی چاہیے۔
- **وَمَا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ...**: بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا اشارہ ابلیس کی جانب ہے جو اپنے حسد اور تکبر کو چھپارہا تھا۔ درحقیقت یہ ابلیس کے لیے ایک تنبیہ تھی لیکن پھر بھی وہ نامراد رہا جیسا کہ اگلی آیات میں آپ پڑھیں گے۔ ایک اور قول یہ ہے کہ فرشتوں نے صرف انسانوں کے خون بہانے کے پہلو کو ذکر کیا اور انسانوں میں اچھے لوگوں کے پائے جانے کے امکانات کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔

اسباق، دعا اور پلان: ان آیات سے کئی اسباق، دعائیں اور پلانس بنائے جاسکتے ہیں۔ نیچے بطور مثال صرف چند کا ذکر ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو نام سکھائے۔
- اگر کوئی بات معلوم نہ ہو تو "**سُبۡحَانَ اللهِ**" کہہ سکتے ہیں۔
- فرشتے سمجھ گئے کہ انسانوں کے پاس علم رہے گا جس کی وجہ سے وہ دوسرے کام بھی کرسکتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ ہر چیز کا غیب جانتا ہے۔

دعا: اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، اخلاص کے ساتھ تیری عبادت کرنے میں میری مدد فرما اور اس بات کو یاد رکھنے میں میری مدد فرما کہ ہر چیز کے اور ہر واقعہ کے پیچھے تیری حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔

پلان: ان شاء اللہ! میں ہمیشہ تواضع اختیار کروں گا اور جو چیز مجھے نہ آتی ہو اسے سیکھنے کے لیے تیار رہوں گا۔

اسماء وافعال: اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء

واحد	جمع	معانی
اِسۡم	أَسۡمَاء	نام
مَلَك	مَلَاإِكَة	فرشتہ
غَيۡب	غُيُوب	پوشیدہ چیز
سَمَاء	سَمَاوَات	آسمان
أَرۡض	أَرَاضِي	زمین

افعال: ہر فعل کے تحت دیے گئے تین افعال اور تین اسماء کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے

تکرار	مادہ اور کوڈ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
13	ع ر ض / ض	عَرَضَ	يَعۡرِضُ	اِعۡرِضۡ	عَارِض	مَعۡرُوۡض	عَرۡض	پیش کرنا
89	ص د ق / ذ	صَدَقَ	يَصۡدُقُ	اُصۡدُقۡ	صَادِق	مَصۡدُوۡق	صِدۡق	سچ کہنا
21	ك ت م / ذ	كَتَمَ	يَكۡتُمُ	اُكۡتُمۡ	كَاتِم	مَكۡتُوۡم	كِتۡمَان	چھپانا
53	غ ي ب / زا	غَابَ	يَغِيۡبُ	غِبۡ	غَاإِب	مَغِيۡب	غَيۡب	غائب ہونا